کوفہ میں حضرت زینب کا خطبہ،

<?xml encoding="UTF-8"?>

کوفہ میں حضرت زینب کا خطبہ،
اس خطبے کو کہا جاتا ہے جسے حضرت زینب(س) نے واقعہ کربلا کے بعد کوفہ میں دیا تھا۔ اس خطبے میں حضرت زینب(س) نے واقعہ کربلا میں امام حسینؑ کی مدد کرنے میں کوتاہی کرنے پر کوفہ والوں کی سرزنش کی۔ اس خطبہ کو خاندان رسالت کی مظلومیت کو بیان کرنے نیز دشمن کے چہرے کو بے نقاب کرنے میں سب سے زیادہ موثر تاریخی سند قرار دیا جاتا ہے۔
امام سجادؑ نے اس خطبہ کے بعد اپنی پھوپھی کو عالِمَة غَیرُ مُعَلَّمَة (استاد سے سیکھے بغیر جاننے والی) کا لقب دیا تھا، جسے بعض لوگ حضرت زینب(س) کے علوم لَدُنّی سے بہرہ مند ہونے کی نشانی قرار دیتے ہیں۔ یہ خطبہ مخاطب پر اثر انداز ہونے اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے ہمیشہ محققین کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔
کہا جاتا ہے کہ عُبَیْدُ اللہ بن زیاد نے اس خطبے کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے حضرت زینب سے مناظرہ کیا؛ لیکن حضرت زینب(س) نے منطقی اور استدلالی بیانات کے ذریعے اسے ذلیل و رسوا کیا۔ حضرت زینب نے اس خطبہ میں کوفیوں کو خواب غلفت سے بیدار کرنے کے لئے قرآن کی مختلف آیات سے تمسک کیا۔ مورخین کے مطابق کوفہ کے لوگوں کے مردہ ضمیروں کو بیدار کرنے، واقعہ کربلا کو تحریف سے بچانے اور قاتلین امام حسینؑ سے انتقام لینے کے لئے زمینہ ہموار کرنے میں اس خطبے کا اہم کردار ہے۔ مختلف شاعروں نے اس خطبہ کے بارے میں اشعار جبکہ مختلف مصنفین نے مختلف کتابیں اور مقالات تحریر کی ہیں جن میں حیدرقلی سردار کابلی کی کتاب "شرحُ خُطبۃِ زینب(س) فی الْکوفہ" کا نام لیا جا سکتا ہے۔
معرفی اور تاریخ اسلام اس خطبے کی اہمیت
کوفہ میں حضرت زینب کا خطبہ، وہ خطبہ ہے جسے حضرت زینب(س) نے واقعہ کربلا کے بعد اہل کوفہ کو ان کی غلطیوں اور اشتباہات سے آگاہ کرنے کے لئے دیا تھا۔[1] اس خطبہ کو فصاحت و بلاغت کا اعلی نمونہ قرار دیا گیا ہے۔[2] اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای اس بات کے معتقد ہیں کہ حضرت زینب نے کوفہ اور شام جیسے شہروں میں اس قدر زیرکانہ اور مہارت کے ساتھ خطبہ دیا ہے کہ دشمن بھی اسے نادیدہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔[3]
جواد مُحَدِّثی کتاب فرہنگ عاشورا کے مصنف نے اس خطبہ کو خاندان رسالت کی مظلومیت اور واقعہ عاشورا میں امام حسینؑ کی سیرت کو بیان کرنے اور دشمنوں کے چہروں کو بے نقاب کرنے میں سب سے زیادہ قیمتی تاریخی سند قرار دیتے ہیں۔[4] وہ اس بات کے معتقد ہیں کہ اس خطبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حسینؑ کا خاندان کس قدر عمیق معرفت سے بہرہ مند ہیں۔[5]
شیخ مفید نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت زینب نے یہ خطبہ دینا شروع کیا تو لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ امام علیؑ فصاحت و بلاغت کے ساتھ خطبہ دے رہے ہیں۔[6] طَبْرسی بھی لکھتے ہیں کہ اس خطبہ کے دوران لوگوں کے سینوں میں سانس رکنے لگا اور اونٹوں کی گھنٹیاں خاموش ہو گئیں۔[7] شیخ طوسی کے مطابق اس خطبہ کے بعد لوگ حیران اور پریشان ہو کر رونے لگے اور حیرت سے انگشت بہ دندان رہ گئے۔[8]
مصنفین ایک سوگوار خاتون کی طرف سے اس طرح کے فصیح و بلیغ خطبہ دینے کو حیران کن قرار دیتے ہیں

جس نے حال ہی میں اپنے بھائیوں، بچوں اور کئی رشتہ داروں کو کھو دیا ہو۔[9] امام سجادؑ نے اس خطبہ کے بعد اپنی پھوپھی کو عالِمَة غَیرُ مُعَلَّمَة (کسی استاد سے سیکھے بغیر جاننے والی خاتون) کا لقب دیا اور حضرت زینب سے خطبہ جاری نہ رکھنے کی درخواست کی جس پر حضرت زینب خاموش ہو گئیں۔[10] بعض محققین امام سجادؑ کی اس تعبیر کو حضرت زینب(س) کی علوم لَدُنّی سے آگاہ ہونے کی دلیل قرار دیتے ہیں۔[11] کوفہ میں حضرت زینب کے اس خطبے کو مخاطب پر اثر انداز ہونے اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے ہمیشہ محققین کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔[12]

امام سجادؑ نے اس خطبہ کے بعد اپنی پھوپھی اماں حضرت زینب(س) سے مخاطب ہو کر کہا:

«یَا عَمَّة اسْکُتِي فَفِي الْبَاقِي مِنَ الْمَاضِي اعْتِبَارٌ وَ أَنْتِ بِحَمْدِ اللَّه عَالِمَة غَیْرُ مُعَلَّمَة فَهمَة غَیْرُ مُفَهمَة إِنَّ الْبُکَاءَ وَ الْحَنِینَ لَا یَرُدَّانِ مَنْ قَدْ أَبَادَه الدَّهر»۔[13]

اے پھوپھی اماں خاموش ہو جائیں۔ باقی رہنے والے گذشتگان سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اورآپ الحمد اللّٰہ کسی استاد سے سیکھے بغیر ایک عالمہ اور حکیمہ خاتون ہیں۔ گریہ و زاری اس دنیا سے رخصت ہونے والوں کو واپس نہیں لاتے۔

یہ خطبہ مختلف منابع میں آیا ہے: شیعہ منابع میں اَمالی شیخ مُفید،[14] اَمالی شیخ طوسی،[15] مَناقبِ اِبن‌شَہرآشوب،[16]، اِحتِجاجِ طَبْرِسی،[17] مُثیرُ الاَحزان[18] اور لُہوفِ سید اِبنِ‌طاووس،[19]جبکہ اہل سُنَّت مآخذ میں بَلاغاتُ النِساء[20]، البُلْدان[21]، التَذکِرَةُ الحَمْدونیّہ[22]، نَثْرُ الدُرّ فی المُحاضِرات[23] اور مَقْتَلُ الحسین خوارزمی[24] کی طرف اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ اہل سنت کے بعض منابع میں یہ خطبہ حضرت زینب کی بجائے آپ کی بہن اُمِّ کُلْثوم(س) کی طرف نسبت دی گئی ہے۔[25]

ابن زیاد کا اس خطبے سے مقابلہ کرنے کی کوشش

عُبَیْدُ اللہ بن زیاد نے اس خطبہ سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک مجلس برگزار کیا جس میں جدل اور مغالطہ کے ذریعے اسیران کربلا کو خوف زدہ کرنے اور اپنے آپ کو فاتح اور امام حسینؑ کے قیام کو شکست خوردہ قرار دینے کی کوشش کی۔[26] لیکن حضرت زینب(س) نے منطقی اور استدلالی بیانات کے ذریعے ابن زیاد کی تمام باتوں کو باطل قرار دیا۔[27] لکھا گیا ہے کہ اگرچہ حضرت زینب کا خطبہ حکومت کے خلاف تھا، لیکن آپ کو خطبہ دینے سے روکا نہیں گیا کیونکہ ایک طرف اعراب اس خطبہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور دوسری جانب کوفہ کی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون خطبہ دے رہی تھی؛ وہ بھی ایک قیدی خاتون جس کا خطبہ دینے کا انداز بھی لاجواب تھا۔[28]

مضامین

کوفہ میں حضرت زینب(س) کے خطبے سے اقتباس

«یَا أَهْلَ الْکُوفَةِ أَ تَدْرُونَ أَيَّ کَبِدٍ لِرَسُولِ اللَّهْ فَرَيْتُمْ وَ أَيَّ کَرِیمَة لَه أَبْرَزْتُمْ وَ أَيَّ دَمٍ لَه سَفَکْتُمْ وَ أَيَّ حُرْمَة لَه انْتَهکْتُمْ وَ لَقَدْ جِئْتُمْ بِها صَلْعَاءَ عَنْقَاءَ سَوْآءَ فَقْمَاءَ وَ فِي بَعْضِها خَرْقَاءَ شَوْهاءَ کَطِلَاعِ الْأَرْضِ أَوْ مِلْءِ السَّمَاءِ أَ فَعَجِبْتُمْ أَنْ مَطَرَتِ السَّمَاءُ دَماً وَ لَعَذابُ الْآخِرَة أَخْزی)

ترجمہ: اے اہل کوفہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم لوگوں نے رسول خداؐ کس کلیجے کو پھاڑا ہے اور کن با پردہ خواتین کو ان کے حرم سے باہر آنے پر مجبور کیا ہے اور کیسے خون کو بہایا ہے، اور کیسی محترم شخصیت کی بے احترامی کی ہے!؟ یقینا ایک بہت ہولناک، برا، سخت، ناروا، پر تشدد اور شرم آور کام تم لوگوں نے انجام دیا ہے جس کی مثال پورے آسمانوں اور زمین میں نہیں ہے۔ آیا کیا یہ تمہارے لئے حیرت کا مقام ہے کہ اس معاملے

میں آسمان خون کی آنسو روے!؟   اور یقیناً آخرت کا عذاب ذلیل و رسو کرنے والا ہے۔   سورہ فصّلت آیت نمبر 16)
سید بن‌طاووس، اللهوف على قتلى الطفوف، 1348ہجری شمسی، ص148۔
بعض محققین کے مطابق حضرت زینب نے شام میں دئے گئے اپنے منطقی اور استدلالی خطبے کے برخلاف کوفہ میں اکثر احساساتی اور جذباتی انداز میں کوفیوں کے ضمیروں کو جنجوڑ کر رکھ دیا۔[29] اس خطبہ کی خصوصیات میں سے ایک قرآن کی آیات اور تمثیلات سے بہت زیادہ تمسک ہے۔[30] حضرت زینب نے اس خطبہ میں کوفیوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے قرآن کی درج ذیل آیتوں سے تمسک کیا:[31]
سورہ نحل آیت نمبر 92 : اس آیت سے استناد کرتے ہوئے آپ نے امام حسینؑ کے نام کوفیوں کے خطوط کا حوالہ دیتے ہوئے اہل کوفہ کے متضاد کردار اور عہد شکنی پر ان کی سرزنش کی۔[32]
سورہ مائدہ آیت نمبر 80: اس آیت سے استناد کرتے ہوئے کوفیوں کی گمراہی اور یزید کے ساتھ ملحق ہونے کو ان کی باطل کی پیروی اور دوستی کا نتیجہ قرار دیا۔[33]
سورہ توبہ آیت نمبر 82: حضرت زینب نے اس آیت کے ذریعے اہل کوفہ کے اعمال کے نتیجے میں ان کے تلخ مستقبل اور دائمی گریہ و زاری کی طرف اشارہ کیا۔[34]
سورہ انعام آیت نمبر 31: اس آیت کے ذریعے اہل کوفہ کی عہد شکنی کو ان کی قیامت پر ایمان نہ رکھنے کا نتیجہ قرار دیا۔[35]
سورہ بقرہ آیت نمبر 61: حضرت زینب نے اس آیت کے ذریعے اہل کوفہ کو خدا کے لئے قیام نہ کرنے، غیبی امداد پر ایمان نہ رکھنے اور حجت خدا کی حمایت نہ کرنے کے حوالے سے بنی اسرائیل کے ساتھ تشبیہ دیا اور ان دونوں کو عذاب اور ذلت کا مستحق قرار دیا۔[36]
آیت نمبر 89 اور آیت نمبر 90: ان آیات کے ذریعے حضرت زینب نے اہل کوفہ کے اعمال کو کافروں کے اعمال کے ساتھ تشبیہ دیا۔[37]
اس خطبے کے اثرات
درج ذیل امور کو کوفہ میں حضرت زینب کے خطبے کے اثرات میں شمار کیا گیا ہے:
اہل کوفہ کے مردہ ضمیروں کا بیدارہونا؛[38]
اِبنِ زیاد کے ذریعے واقعہ کربلا میں تحریف پیدا ہونے سے محفوظ رہنا؛[39]
اسیران کربلا کو خارجی قرار دینے کے[40] دشمنوں کے نقشے کو خاک میں ملانا[41]
بنی اُمَیّہ کی خلافت میں اسلامی معاشرے کی انحطاط کو آشکار کرنا؛[42]
امام حسینؑ اور آپ کے باوفا اصحاب کے انتقام کے لئے زمینہ ہموار کرنا؛[43]
اہل کوفہ کے احساسات اور جذبات کو ہاتھ میں لے لینا۔[44]
ادبیات میں اس خطبے کا اثر
عاشورا سے مربوط ادبی محفلوں میں حضرت زینب کو واقعہ کربلا کے پیغام رساں کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔[45] اگرچہ حضرت زینب سے مربوط زیادہ تر اشعار میں آپ کو ایک غمزدہ خاتون کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن کوفہ اور اور شام میں آپ کے دئے گئے خطبے کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھے گئے اشعار میں حضرت زینب(س) کو ایک بہادر، مظبوط ارادوں کے مالک اور باطل کو للکارنے والی خاتون کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔[46]
شیعہ تاریخی محقق سید جعفر شہیدی اس بات کے معتقد ہیں کہ اگر شام اور کوفہ میں حضرت زینب نے

خطبہ نہ دیا ہوتا تو واقعہ عاشورا کی عظمت اکثر افراد کے لئے معلوم نہ ہوتی۔[47] مہدی الہی قمشہ‌ای،[48] اسماعیل منصوری لاریجانی[49] اور نیّر تبریزی[50] نے اس خطبے کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے۔

مونوگراف

کوفہ میں حضرت زینب کے خطبے کے بارے میں مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

شرحُ خُطبۃِ زینب(س) فی الکوفہ، یہ کتاب عربی زبان میں حیدر قلی سردار کابلی کی تحریر ہے سے رضا استادی کی تحقیق کے ساتھ انتشارات کتابخانہ تخصصی علوم حدیث نے سنہ 1396ش کو منتشر کیا ہے۔[51]

تکرار حماسہ علیؑ در خطبہ حضرت زینب(س)، یہ کتاب فارسی زبان میں علی کریمی جہرمی کی تحریر ہے جسے انتشارات حضرت معصومہ(س) نے سنہ 1375ش کو قم میں منتشر کیا ہے۔[52]

بازار کوفہ میں حضرت زینب کا خطبہ، یہ کتاب سید توقیر عباس‌کاظمی کی تحریر ہے جسے المصطفی انٹرنیشنل ترجمہ سنٹر نے سنہ 1398ش میں منتشر کیا ہے۔[53]

بِسْمِ اللَّـهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ

ثُمَّ قَالَتْ بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ (ص):أما بعد :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ يَا أَهْلَ الْخَتْلِ وَالْغَدْرِ وَالْخَذْلِ أَلَا فَلَا رَقَأَتِ الْعَبْرَةُ وَلَا هَدَأَتِ الزَّفْرَةُ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ الَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَها مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ هَلْ فِيكُمْ إِلَّا الصَّلَفُ وَالْعُجْبُ وَالشَّنَفُ وَالْكَذِبُ وَمَلَقُ الْإِمَاءِ وَغَمْزُ الْأَعْدَاءِ أَوْ كَمَرْعًى عَلَى دِمْنَةٍ أَوْ كَفِضَّةٍ عَلَى مَلْحُودَةٍ أَلَا بِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْعَذَابِ أَنْتُمْ خَالِدُونَ أَتَبْكُونَ أَخِي؟!

أَجَلْ، وَاللَّهِ فَابْكُوا فَإِنَّكُمْ أَحْرَى بِالْبُكَاءِ فَابْكُوا كَثِيراً وَاضْحَكُوا قَلِيلًا فَقَدْ أَبْلَيْتُمْ بِعَارِهَا وَمَنَيْتُمْ بِشَنَارِهَا وَلَنْ تَرْحَضُوهَا أَبَداً وَأَنَّى تَرْحَضُونَ قُتِلَ سَلِيلُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَسَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَلَاذُ حَرْبِكُمْ وَمَعَاذُ حِزْبِكُمْ وَمَقَرُّ سِلْمِكُمْ وَآسِي كَلْمِكُمْ وَمَفْزَعُ نَازِلَتِكُمْ وَالْمَرْجِعُ إِلَيْهِ عِنْدَ مُقَاتَلَتِكُمْ- وَمَدَرَةُ حُجَجِكُمْ وَمَنَارُ مَحَجَّتِكُمْ أَلَا سَاءَ مَا قَدَّمَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ وَسَاءَ مَا تَزِرُونَ لِيَوْمِ بَعْثِكُمْ فَتَعْساً تَعْساً وَنَكْساً نَكْساً لَقَدْ خَابَ السَّعْيُ وَتَبَّتِ الْأَيْدِي وَخَسِرَتِ الصَّفْقَةُ وَبُؤْتُمْ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ

وَضُرِبَتْ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ أَ تَدْرُونَ وَيْلَكُمْ أَيَّ كَبِدٍ لِمُحَمَّدٍ ص فَرَثْتُمْ وَأَيَّ عَهْدٍ نَكَثْتُمْ وَأَيَّ كَرِيمَةٍ لَهُ أَبْرَزْتُمْ وَأَيَّ حُرْمَةٍ لَهُ هَتَكْتُمْ وَأَيَّ دَمٍ لَهُ سَفَكْتُمْ أَ فَعَجِبْتُمْ أَنْ تُمطِرَ السَّمَاءُ دَماً وَلَعَذابُ الْآخِرَةِ أَخْزى وَهُمْ لا يُنْصَرُونَ- فَلَا يَسْتَخِفَّنَّكُمُ الْمَهَلُ فَإِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَحْفِزُهُ الْبِدَارُ «3» وَلَا يُخْشَى عَلَيْهِ فَوْتُ النَّارِ كَلَّا إِنَّ رَبَّكَ لَنَا وَلَهُمْ لَبِالْمِرْصادِ ثُمَّ أَنْشَأَتْ تَقُولُ (ع): مَا ذَا تَقُولُونَ إِذْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ مَا ذَا صَنَعْتُمْ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ بِأَهْلِ بَيْتِي وَأَوْلَادِي وَتَكْرِمَتِي مِنْهُمْ أُسَارَى وَمِنْهُمْ ضُرِّجُوا بِدَمِ مَا كَانَ ذَاكَ جَزَائِي إِذْ نَصَحْتُ لَكُمْ أَنْ تَخْلُفُونِي بِسُوءٍ فِي ذَوِي رَحِمِي إِنِّي لَأَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ يَحُلَّ بِكُمْ مِثْلُ الْعَذَابِ الَّذِي أَوْدَى عَلَى إِرَمٍ ثُمَّ وَلَّتْ عَنْهُمْ- قَالَ حِذْيَمٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ حَيَارَى قَدْ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ شَيْخٌ فِي جَانِبِي يَبْكِي وَقَدِ اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ بِالْبُكَاءِ وَيَدُهُ مَرْفُوعَةٌ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي وَأُمِّي كُهُولُهُمْ خَيْرُ كُهُولٍ وَنِسَاؤُهُمْ خَيْرُ نِسَاءٍ وَشَبَابُهُمْ خَيْرُ شَبَابٍ وَنَسْلُهُمْ نَسْلٌ كَرِيمٌ وَفَضْلُهُمْ فَضْلٌ عَظِيمٌ ثُمَّ أَنْشَدَ: كُهُولُكُمْ خَيْرُ الْكُهُولِ وَنَسْلُكُمْ إِذَا عُدَّ نَسْلٌ لَا يَبُورُ وَلَا يَخْزَى فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَا عَمَّةِ اسْكُتِي فَفِي الْبَاقِي مِنَ الْمَاضِي اعْتِبَارٌ وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللَّهِ عَالِمَةٌ غَيْرُ مُعَلَّمَةٍ فَهِمَةٌ غَيْرُ مُفَهَّمَةٍ إِنَّ الْبُكَاءَ وَالْحَنِينَ لَا يَرُدَّانِ مَنْ قَدْ أَبَادَهُ الدَّهْرُ فَسَكَتَتْ- ثُمَّ نَزَلَ (ع) وَضَرَبَ فُسْطَاطَهُ وَأَنْزَلَ نِسَاءَهُ وَدَخَلَ الْفُسْطَاطَ..

ترجمہ

اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا نہایت مہربان ہے

سب تعریفیں خداوند ذوالجلال و الاکرام کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو میرے نانا محمد (ص) پر اور ان کی طیب

و طاہر اور نیک و پاک اولاد پر۔ اما بعد! اے اہلِ کوفہ! اے اہل فریب و مکر! کیا اب تم روتے ہو؟ (خدا کرے) تمھارے آنسو کبھی خشک نہ ہوں اور تمھاری آہ و فغان کبھی بند نہ ہو! تمھاری مثال اس عورت جیسی ہے جس نے بڑی محنت و جانفشانی سے محکم ڈوری بانٹی اور پھر خود ہی اسے کھول دیا اور اپنی محنت پر پانی پھیر دیا تم (منافقانہ طور پر) ایسی جھوٹی قسمیں کھاتے ہو، جن میں کوئی صداقت نہیں۔ تم جتنے بھی ہو، سب کے سب بیہودہ گو، ڈینگ مارنے والے، پیکرِ فسق و فجور اور فسادی، کینہ پرور اور لونڈیوں کی طرح جھوٹے چاپلوس اور دشمنی کی غماز ہو۔

تمھاری یہ کیفیت ہے کہ جیسے کثافت کی جگہ سبزی یا اس چاندی جیسی ہے جو دفن شدہ عورت (کی قبر) پر رکھی جائے۔ آگاہ رہو! تم نے بہت ہی برے اعمال کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کی وجہ سے خدا وند عالم تم پر غضب ناک ہے۔ اس لئے تم اس کے ابدی عذاب و عتاب میں گرفتار ہو گئے۔ اب کیوں گریہ و بکا کرتے ہو؟

ہاں! بخدا البتہ تم اس کے سزاوار ہو کہ روؤ زیادہ اور ہنسو کم۔ تم امام علیہ السلام کے قتل کی عار و شنار میں گرفتار ہو چکے ہو اور تم اس دھبے کو کبھی دھو نہیں سکتے اور بھلا تم خاتم نبوت اور معدن رسالت کے سلیل (فرزند) اور جوانان جنت کے سردار، جنگ میں اپنے پشت پناہ، مصیبت میں جائے پناہ، منارۂ حجت اور عالم سنت کے قتل کے الزام سے کیونکر بری ہو سکتے ہو۔ لعنت ہو تم پر اور ہلاکت ہے تمہارے لئے۔ تم نے بہت ہی برے کام کا ارتکاب کیا ہے اور آخرت کے لئے بہت برا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ تمھاری کوشش رائیگاں ہو گئی اورتم برباد ہو گئے۔ تمھاری تجارت خسارے میں رہی اور تم خدا کے غضب کا شکار ہو گئے۔ تم ذلت و رسوائی میں مبتلا ہوئے۔

افسوس ہے اے اہل کوفہ تم پر، کچھ جانتے بھی ہو کہ تم نے رسول (ص) کے کس جگر کو پارہ پارہ کر دیا؟

اور ان کا کون سا خون بہایا؟ اور ان کی کون سی ہتک حرمت کی؟

اور ان کی کن مستورات کو بے پردہ کیا؟

تم نے ایسے اعمال شنیعہ کا ارتکاب کیا ہے کہ آسمان گر پڑیں، زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ تم نے قتلِ امام کا جرم شنیع کیا ہے جو پہنائی و وسعت میں آسمان و زمین کے برابر ہے۔ اگر اس قدر بڑے پر آسمان سے خون برسا ہے تو تم تعجب کیوں کرتے ہو؟

یقیناً آخرت کا عذاب اس سے زیادہ سخت اور رسوا کن ہوگا۔ اور اس وقت تمھاری کوئی امداد نہ کی جائے گی۔ تمہیں جو مہلت ملی ہے اس سے خوش نہ ہو۔ کیونکہ خداوندِ عالم بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا کیونکہ اسے انتقام کے فوت ہو جانے کا خدشہ نہیں ہے۔ "یقیناً تمہارا خدا اپنے نا فرمان بندوں کی گھات میں ہے"۔

حوالہ جات

1. حسینی دہ‌آبادی، «نگرشی کوتاہ بہ قیام امام حسینؑ»، ص423۔
2. قزوینی، زینب الکبری(س) مِنَ المَہدِ اِلی اللَحد، 1427ھ، ص188۔
3. حسینی خامنہ‌ای، بیانات در دیدار جمعی از پیشکسوتان جہاد و شہادت و خاطرہ‌گویان دفتر ادبیات و ہنر مقاومت۔
4. محدثی، فرہنگ عاشورا، 1376ہجری شمسی، ص163۔
5. محدثی، فرہنگ عاشورا، 1376ہجری شمسی، ص163۔
6. شیخ مفید، الامالی، 1413ھ، ص321۔
7. طبرسی، الاحتجاج، 1403ھ، ج2، ص304۔
8. شیخ طوسی، الامالی، 1414ھ، ص93۔

9. داوودی، و مهدی رستم‌نژاد، عاشورا، ریشه‌ها، انگیزه‌ها، رویدادها، پیامدها، 1386هجری شمسی، ص554.
10. طبرسی، الاحتجاج، 1403هـ، ج2، ص305.
11. شفیعی مازندرانی، عاشورا حماسه جاویدان، 1381هجری شمسی، ص215.
12. رضایی، و محدثه دلارام‌نژاد، «تحلیل فرانقش اندیشگانی خطبه حضرت زینب(س) بر اساس دستور نقش گرای هلیدی»، ص46؛ همچنین برای نمونه نگاه کنید به مقاله‌های: یاراحمدی، و زهرا خیراللهی، «معارف قرآنی در خطبه حضرت زینب(س)»؛ خرسندی، و دیگران، «تحلیل بلاغی خطبه حضرت زینب(س)»؛ روشنفکر و دانش محمدی، «تحلیل گفتمان ادبی خطبه‌های حضرت زینب(س)»؛ حسینی اجداد، «تجزیه و تحلیل ادبی خطب؛ حضرت زینب(س) در کوفه»؛ ایشانی، و معصومه نعمتی قزوینی، «تحلیل خطبه حضرت زینب در کوفه بر اساس نظریه کنش گفتار سرل»؛ سلیمانی، «جلوه‌های بلاغت در کملام پیام‌آور عاشورا».
13. طبرسی، الاحتجاج، 1403هـ، ج2، ص305.
14. شیخ مفید، الامالی، 1413هـ، ص321-323.
15. شیخ طوسی، الامالی، 1414هـ، ص92-93.
16. ابن‌شهرآشوب، المناقب، 1379هـ، ج4، ص115.
17. طبرسی، الاحتجاج، 1403هـ، ج2، ص304-305.
18. ابن‌نماحلّی، مثیر الاحزان، 1406هـ، ص86.
19. سید ابن‌طاووس، اللهوف، 1348هـ، ص146-149.
20. ابن‌طیفور، بلاغات النساء، الشریف الرضی، ص37-39.
21. ابن‌فقیه، البلدان، 1416هـ، ص224.
22. ابن‌حمدون، التذکرة الحمدونیه، 1417هـ، ج6، ص264-265.
23. ابن‌سعد الآبی، نثر الدر فی المحاضرات، 1424هـ، ج4، ص19-20.
24. خوارزمی، مقتل الحسینؑ، 1381هجری شمسی، ج2، ص45-47.
25. ابن‌طیفور، بلاغات النساء، الشریف الرضی، ص37-39؛ ابن‌حمدون، التذکرة الحمدونیه، 1417هـ، ج6، ص264-265؛ ابن‌سعد الآبی، نثر الدر فی المحاضرات، 1424هـ، ج4، ص19-20.
26. منصوری لاریجانی، زینب کبری(س) پیام‌آور عاشورا، 1395هجری شمسی، ص110-111.
27. منصوری لاریجانی، زینب کبری(س) پیام‌آور عاشورا، 1395هجری شمسی، ص112.
28. فریشلر، امام حسین و ایران، 1366هجری شمسی، ص473-474.
29. روشنفکر، و دانش محمدی، «تحلیل گفتمان ادبی خطبه‌های حضرت زینب(س)»، ص134؛ و ص140.
30. حسینی اجداد، «تجزیه و تحلیل ادبی خطبه حضرت زینب(س) در کوفه» ،ص124.
31. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص72-77.
32. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص72-73.
33. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص73-74.
34. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص74.
35. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص74-75.
36. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص75-76.

37. خانی‌مقدم، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، ص76.
38. نوری همدانی، جایگاه بانوان در اسلام، 1383هجری شمسی، ص282؛ هاشمی‌نژاد، درسی که حسین به انسانها آموخت، 1382هجری شمسی، ص204.
39. هاشمی‌نژاد، درسی که حسین به انسانها آموخت، 1382هجری شمسی، ص205.
40. منصوری لاریجانی، زینب کبری(س) پیام‌آور عاشورا، 1395هجری شمسی، ص98.
41. نوری همدانی، جایگاه بانوان در اسلام، 1383هجری شمسی، ص282.
42. صافی گلپایگانی، حسینؑ شهید آگاه، 1366هجری شمسی، ص386.
43. هاشمی‌نژاد، درسی که حسین به انسانها آموخت، 1382هجری شمسی، ص204.
44. منصوری لاریجانی، زینب کبری(س) پیام‌آور عاشورا، 1395هجری شمسی، ص103.
45. حیدری، و دیگران، «بازخوانی جلوه‌های مقاومت در خطبه‌های حضرت زینب(س) و شعر عاشورایی»، ص20.
46. حیدری، و دیگران، «بازخوانی جلوه‌های مقاومت در خطبه‌های حضرت زینب(س) و شعر عاشورایی»، ص20.
47. شهیدی، «اگر زینب نبود عظمت عاشورا جاودانه نمی‌شد»، ص14.
48. الهی‌قمشه‌ای، دیوان اشعار، 1366هجری شمسی، ص218-220.
49. منصوری لاریجانی، مثنوی محرم، 1379هجری شمسی، ص120-122.
50. نیّر تبریزی، دیوان نیّر تبریزی، 1388هجری شمسی، ص144-145.
51. سردار کابلی، شرح خطبة زینب(س) فی الکوفه، 1396هجری شمسی، صفحه شناسنامه کتاب.
52. کریمی جهرمی، تکرار حماسه علیؑ در خطبه حضرت زینب(س)، 1375هجری شمسی، صفحه شناسنامه کتاب.

عباس‌کاظمی، بازار کوفه میں حضرت زینب کا خطبه، 1398هجری شمسی، صفحه شناسنامه کتاب.

مآخذ

- ابن‌حَمْدون، محمد بن حسن، التَذْکِرةُ الحَمْدونیّه، بیروت، دار صادر، 1417ه.
- ابن‌سعد الآبی، منصور بن الحسین، نَثْرُ الدُرِّ فی المُحاضِرات، بیروت، دار الکتب العلمیه، 1424ه.
- ابن‌شهرآشوب، محمد بن علی، مَناقب آل ابی‌طالبؑ، قم، علامه، 1379ه.
- ابن‌طیفور، احمد بن ابی‌طاهر، بلاغات النساء، قم، الشریف الرضی، بی‌تا.
- ابن‌فقیه، احمد بن محمد، البُلْدان، بیروت، عالم الکتب، 1416ه.
- ابن‌نما حلّی، جعفر بن محمد، مثیر الأحزان، قم، مدرسه امام مهدیؑ، 1406ه.
- الهی‌قمشه‌ای، مهدی، دیوان اشعار، تهران، برادران علمی، 1366هجری شمسی.
- ایشانی، طاهره، و معصومه نعمتی قزوینی، «تحلیل خطبه حضرت زینب در کوفه بر اساس نظریه کنش گفتار سرل»، در مجله مطالعات قرآن و حدیث، شماره 45، زمستان 1393هجری شمسی.
- حسینی اجداد، سید اسماعیل، «تجزیه و تحلیل ادبی خطب؛ حضرت زینب(س) در کوفه»، در مجله سفینه، شماره 22، بهار 1388هجری شمسی.
- حسینی خامنه‌ای، سید علی، «بیانات در دیدار جمعی از پیشکسوتان جهاد و شهادت و خاطره‌گویان دفتر ادبیات و هنر مقاومت»، در پایگاه اینترنتی دفتر حفظ و نشر آثار حضرت آیت‌الله سید علی خامنه‌ای، تاریخ درج: 31 شهریور 1384هجری شمسی، تاریخ بازدید: 16 مهر 1403هجری شمسی.

- حسینی ده‌آبادی، طاهره، «نگرشی کوتاه به قیام امام حسینؑ»، در جلد 1 از مجموعه مقالات همایش امام حسینؑ، تهران، مجمع جهانی اهل‌بیتؑ، 1381هجری شمسی.
- حیدری، و دیگران، «بازخوانی جلوه‌های مقاومت در خطبه‌های حضرت زینب(س) و شعر عاشورایی»، در مجله کاوش‌نامه ادبیات تطبیقی، شماره 40، زمستان 1399هجری شمسی.
- خانی‌مقدم، مهیار، «چرایی تجلی قرآن در خطبه‌های حضرت زینب(س)، اهداف و نتایج»، در مجله مشکات، زمستان 1394هجری شمسی.
- خرسندی، محمود، و دیگران، «تحلیل بلاغی خطبه حضرت زینب(س)»، در مجله مطالعات ادبی متون اسلامی، شماره 2، پاییز 1391هجری شمسی.
- خوارزمی، مُوَفَّقِ بن احمد، مَقتَلُ الحُسَینؑ، قم، انوار الهدی، 1381هجری شمسی.
- داوودی، سعید، و مهدی رستم‌نژاد، عاشورا ریشه‌ها، انگیزه‌ها، رویدادها، پیامدها، قم، امام علی بن ابی طالب علیه السلام، زیر نظر آیت الله العظمی ناصر مکارم شیرازی، 1388 ه. هجری شمسی، ص596.
- رضایی، رضا، و محدثه دلارام‌نژاد، «تحلیل فرانقش اندیشگانی خطبه حضرت زینب(س) بر اساس دستور نقش گرای هلیدی»، در فصل‌نامه لسان مبین، شماره 48، تابستان 1401هجری شمسی.
- روشنفکر، کبری، و دانش محمدی، «تحلیل گفتمان ادبی خطبه‌های حضرت زینب(س)»، در مجله مطالعات قرآن و حدیث سفینه، شماره 22، بهار 1388هجری شمسی.
- سردار کابلی، حیدرقلی، شرح خطبة زینب(س) فی الکوفه، قم، کتابخانه تخصصی علوم حدیث، 1396هجری شمسی.
- سلیمانی، زهرا، «جلوه‌های بلاغت در کملام پیام‌آور عاشورا»، در مجله سفیه، شماره 22، بهار 1388هجری شمسی.
- سید ابن‌طاووس، علی بن موسی، اللهوف علی قتلی الطفوف، ترجمه: احمد فهری زنجانی، تهران، جهان، 1348هجری شمسی.
- شعرانی، ابوالحسن، دمع السجوم فی ترجمة نفس المهموم، تهران، انتشارات علمیه اسلامیه، 1374هـ.
- شفیعی مازندرانی، محمد، عاشورا حماسه جاویدان، تهران، مشعر، 1381هجری شمسی.
- شهیدی، سید جعفر، «اگر زینب نبود عظمت عاشورا جاودانه نمی‌شد»، مصاحبه در مجله گلستان قرآن، شماره 60، اردیبهشت 1380هجری شمسی.
- شیخ طوسی، محمد بن حسن، الاَمالی، قم، دار الثقافه، 1414هـ.
- شیخ مفید، محمد بن نعمان، الاَمالی، قم، کنگره شیخ مفید، 1413هـ.
- صافی گلپایگانی، لطف‌الله، حسینؑ شهید آگاه و رهبر نجات‌بخش اسلام، مشهد، مؤسسه نشر و تبلیغ، 1366هجری شمسی.
- طَبْرِسی، احمد بن علی، الاحتجاج علی اهل اللجاج، مشهد، نشر مرتضی، 1403هـ.
- عباس‌کاظمی، سید توقیر، بازار کوفه میں حضرت زینب کا خطبه، قم، مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیؐ، 1398هجری شمسی.
- فریشْلِر، کورْت، امام حسین و ایران، ترجمه: ذبیح‌الله منصوری، تهران، جاویدان، چاپ سوم، 1366هجری شمسی.

- قزوینی، محمدکاظم، زینب الکبری(س) من المهد الی اللحد، بیروت، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات، 1427هـ.
- کریمی جهرمی، علی، تکرار حماسه علیؑ در خطبه حضرت زینب(س)، قم، انتشارات حضرت معصومه(س)، 1375هجری شمسی.
- مجلسی، محمدباقر، بِحارُالأنوار الجامِعَةُ لِدُرَرِ أخبارِ الأئمةِ الأطهارؑ، بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1403هـ.
- محدثی، جواد، فرهنگ عاشورا، قم، نشر معروف، 1376هجری شمسی.
- منصوری لاریجانی، اسماعیل، زینب کبری(س) پیام‌آور عاشورا، تهران، شرکت چاپ و نشر بین‌الملل، 1395هجری شمسی.
- منصوری لاریجانی، اسماعیل، مثنوی محرم، تهران، آیه، 1379هجری شمسی.
- نوری همدانی، حسین، جایگاه بانوان در اسلام، قم، مهدی موعود(عج)، 1383هجری شمسی.
- نیّر تبریزی، محمدتقی، دیوان نیّر تبریزی، تهران، شرکت چاپ و نشر بین‌الملل، 1388هجری شمسی.
- یاراحمدی، آذر، و زهرا خیراللهی، «معارف قرآنی در خطبه حضرت زینب(س)»، در مجله بینات، شماره 105 و 106، بهار و تابستان 1399هجری شمسی.